

بچّوں کی حِکایات

(حصہ ۹)

# نُور کا کِھلونا




مکتبۃ المدینہ
دعوتِ اسلامی
SC 1286




اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

# کثرت سے دُرُود پاک پڑھنے والی بچی

**ایک** مرتبہ حضرت شیخ محمد بن سلیمان جزُ ولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وُضُو کرنے کے لئے ایک کنویں پر گئے مگر اُس سے پانی نکالنے کے لئے کوئی چیز پاس نہ تھی۔ شیخ پریشان تھے کہ کیا کریں؟ اتنے میں ایک اُونچے مکان سے بچی نے دیکھا تو کہنے لگی: ''یا شیخ! آپ وہی ہیں نا، جن کی نیکیوں کا بڑا چرچا ہے، اِس کے باوُجُود آپ پریشان ہیں کہ کنویں سے پانی کس طرح نکالوں!'' پھر اس بچی نے کنویں میں اپنا لُعاب (یعنی تُھوک) ڈال دیا۔ تھوڑی ہی دیر میں کنویں کا پانی بڑھنا شروع ہوگیا حتی کہ کِناروں سے نکل کر زمین پر بہنے لگا۔ شیخ نے وُضُو کیا اور اُس بچی سے کہنے لگے: ''میں تمہیں قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ تم نے یہ **مرتبہ** کیسے حاصل کیا؟'' اس بچی نے جواب دیا: ''میں رسولِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر کثرت سے **دُرُودِ پاک** پڑھتی ہوں۔'' یہ سُن کر حضرتِ شیخ سلیمان جزولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قَسَم کھائی کہ میں دربارِ رِسالت میں پیش کرنے کے لئے دُرُود وسلام کی کتاب ضرور لکھوں گا۔ (مطالع المسرات مترجم، ص۳۳،۳۴) پھر آپ نے ''**دَلَائِلُ الْخَیْرَات**'' نامی

کتاب تحریر فرمائی جو بَہُت مشہور ہوئی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

**سُبْحٰنَ اللّٰہ** ! دیکھا آپ نے مَدَنی مُنّو اور مُنّیو ! اُس بچی کو میٹھے میٹھے آقا صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنے کی وجہ سے کیسا عظیم مرتبہ نصیب ہوا کہ اس کے لُعاب کی برکت سے کنویں کا پانی بڑھ گیا ، یہاں اس بات کا خیال رہے کہ وہ بچی باکرامت تھی اس لئے کنویں میں اپنا لُعاب ڈالا ، بہرحال ہمیں پانی کے کسی حوض ، تالاب یا کنویں وغیرہ میں نہیں تھوکنا چاہئے ۔ اُس بچی کی طرح ہمیں بھی اپنے مَدَنی آقا صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر زیادہ سے زیادہ دُرُودِ پاک پڑھنے کی عادت بنا لینی چاہئے ۔ ہم چاہے کھڑے ہوں ، چل رہے ہوں ، بیٹھے ہوں یا لیٹے ہوں ، ہماری کوشش یہی ہونی چاہئیے کہ ہم دُرُود شریف پڑھتے ہیں کہ اس کے ثواب کی کوئی انتہا نہیں ۔ یاد رکھئے کہ دُرُود پاک کے مختلف الفاظ ہیں آپ کوئی سا بھی دُرُود پاک پڑھ سکتے ہیں مثلاً : (1) صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (2) صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد (3) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ (4) صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ ۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

# سُنّتوں بھری تحریک ”دعوتِ اسلامی“

تبلیغِ قراٰن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سِیاسی تَحرِیک دعوت اسلامی کے مَدَنی کام کا آغاز آج (یعنی ۱۴۳۰ھ) سے تقریباً 29 سال پہلے شَیخِ طَرِیقت اَمیرِ اَہلسنّت حضرت علاّمہ مولانا ابو بِلال محمد اِلیاس عطّار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے چند رُفقا کے ساتھ کیا۔ دعوتِ اسلامی کا مَدَنی پیغام دیکھتے ہی دیکھتے بابُ الاسلام (سِندھ)، پنجاب، سَرحد، کشمیر، بلوچستان اور پھر مُلک سے باہَر ہِند، بنگلہ دیش، عَرَب اَمارات، سِری لنکا، برطانیہ، آسٹریلیا، کوریا، جنوبی اَفریقہ یہاں تک کہ (تادمِ تحریر) دُنیا کے 66 سے زائد مَمالِک میں پہنچ گیا اور آگے سفر جاری ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ! آج (یعنی ۱۴۳۰ھ میں) دعوتِ اسلامی کم وبیش 40 شعبوں میں سنّتوں کی خدمت میں مشغول ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تِری دھوم مچی ہو

اَمیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے تھوڑی سی مُدَّت میں دعوتِ اسلامی

کے ذریعے لاکھوں مسلمانوں کی زندگی میں **مَدَنی** اِنقلاب برپا کردیا۔ جہاں آپ دامَت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو اپنے شب و روز **رضائے ربُّ الانام** عَزَّوَجَلَّ کے کاموں میں گزارنے کا ذہن دیا وہیں **مَدَنی مُنّوں** اور مُنّیوں کی تربیت کا بھی سامان کیا چنانچہ صرف باب المدینہ کراچی کے **مدارِس المدینہ** میں (تادمِ تحریر یعنی 2009ء میں) **50,000** سے زائد مَدَنی مُنّے اور مُنّیاں **حفظ و ناظرہ** کی تعلیم کے ساتھ ساتھ **اخلاقی تربیت** بھی حاصل کر رہے ہیں۔

**امیرِ اہلسنّت** دامَت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے ایک مرتبہ **دعوتِ اسلامی** کی مجلس المدینۃ العلمیۃ کو اس طرح ارشاد فرمایا کہ بچوں کو مَدَنی ذہن دینے کے لئے "**بچوں کی حکایات**" کے نام سے اسلافِ کرام کے سبق آموز واقعات پر مشتمل رسائل شائع کرنے کی ترکیب کیجئے۔" آپ دامَت بَرَکاتُہمُ العالیہ کے حکم کی تعمیل میں اس موضوع پر کام شروع کردیا گیا۔ چنانچہ **11** منتخب واقعات پر مشتمل "**بچوں کی حکایات**" (حصّہ 1) "**نُور کا کھلونا**" مکتبۃ المدینہ سے شائع کیا جارہا ہے۔ چونکہ یہ رسالہ بچوں کے لئے ہے اس لئے اسے آسان انداز میں لکھنے کوشش کی گئی ہے۔ ہر اسلامی

بھائی اور اسلامی بہن کو بھی چاہئے کہ ان رسائل کا نہ صرف خود مطالعہ فرمائیں بلکہ اپنے بچوں کو بھی شفقت و محبت سے پڑھنے کی ترغیب دیں اور دیگر مَدَنی مُنّوں اور مُنّیوں کو بھی تحفۃً پیش کرکے ثواب کا اَنمول خزانہ جمع کریں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ''اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش'' کے مقدّس جذبے کے تحت **مَدَنی اِنعامات** پر عمل اور **مَدَنی قافِلوں** کا مسافِر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور **دعوتِ اسلامی** کی تمام مجالس بشمول مجلس **اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ** کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔ امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

**شعبہ اصلاحی کتب، مجلسِ اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ** (دعوتِ اسلامی)

**۲۹ ربیع النور ۱۴۳۰ھ، 27 مارچ 2009ء**

## غُصّہ روکنے کی فضیلت

حدیثِ پاک میں ہے: جو شخص اپنے **غُصّے** کو روکے گا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ قِیامت کے روز اُس سے اپنا عذاب روک دے گا۔

(شعب الایمان ج۶ ص۳۱۵ حدیث ۸۳۱۱)

# ﴿1﴾ نُور کا کِھلونا

**حضرتِ** سیِّدُنا عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے **رسولِ اکرم، نُورِ مجسم** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم سے عرض کی: ''**یارَسُولَ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم! مجھے تو آپ کی نُبُوَّت کی نشانیوں نے آپ کے دِین میں داخِل ہونے کی دعوت دی تھی، میں نے دیکھا کہ آپ (بچپن میں) گہوارے (یعنی جُھولے) میں **چاند سے باتیں کرتے** اور اپنی انگلی سے اس کی جانب اشارہ کرتے تو جس طرف **آپ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم **اِشارہ فرماتے چانداس جانب جھک جاتا۔** حُضُورِ پُرنُور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''**میں چاند سے باتیں کرتا تھا اور چاند مجھ سے باتیں کرتا تھا اور وہ مجھے رونے سے بہلاتا تھا اور جب چاند عرشِ الٰہی کے نیچے سجدہ کرتا، اس وقت میں اُس کی تَسْبِیح کرنے کی آواز سنا کرتا تھا۔**'' (الخصائص الکبرٰی ج 1، ص ۹۱)

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد[1] میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

**مَدَنی مُنّو اور مَدَنی مُنِّیو!** آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ ہمارے **آقا** مکی مدنی

مدینہ

[1]: یعنی جُھولا

مصطفیٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے کیسی قُوَّت عطا فرمائی تھی کہ آپ بچپن میں اِشارے سے چاند کو جدھر چاہتے لے جاتے تھے۔ جب اِعلانِ نُبُوَّت کے بعد تقریباً 48 برس کی عمر میں کفّارِ مکّہ نے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم سے چاند کو دو ٹکڑے کر کے دکھانے کا مُطَالَبہ کیا تو بھی آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے **اِشارے سے چاند کو چاک کر کے دِکھا دیا تھا۔** (مدارج النبوۃ، ج ۱، ص ۱۸۱)

چاند اشارے کا ہِلا حُکم کا باندھا سُورج
واہ! کیا بات شہا! تیری توانائی کی

**اللہ عزّوجلّ کی اُن پَر دُرُود یں ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

## ﴿2﴾ میں کھیل کُود کے لئے پیدا نہیں ہوا

حضرت سیدنا یحییٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بچپن میں ہی نُبُوَّت عطا فرما دی تھی چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاٰتَیْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِیًّا ﴿۱۲﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے اسے بچپن ہی میں نبوت دی۔ (پ ۱۶، مریم: ۱۲)

اُس وقت آپ علیہ السلام کی عمر شریف 3 سال تھی ۔ اتنی سی عمر میں آپ کی عَقْل ودانِش کمال کی تھی ۔ اس کم عمری کے زمانہ میں بچوں نے آپ علیہ السلام سے کہا : ’’ آپ ہمارے ساتھ کھیل کُود کیوں نہیں کرتے تو آپ نے فرمایا کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے کھیل کُود کیلئے پیدا نہیں فرمایا ۔ ‘‘ (مدارج النبوۃ ج ۱ ، ص ۳۱)

**اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْ ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

**مَدَنی مُنّو اور مُنّیو !** کھیل کُود میں اپنا وقت برباد کرنا عقل مندی نہیں ۔ ہماری زندگی کے لَمحات گویا **اَنمول ہیرے** ہیں اگر ہم نے اِنہیں بے کار ضائع کر دیا تو حَسرت وندامت کے سِوا کچھ ہاتھ نہ آئیگا ۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے انسان کو اپنی عبادت کے لئے پیدا فرمایا ہے ۔ انسان کو اس دنیا میں بَہُت مُخْتَصَر سے وقت کیلئے رہنا ہے اور اس وَقفے میں اسے قَبْر وحَشْر کے طویل ترین معاملات کیلئے تیاری کرنی ہے لہٰذا اِنسان کا وقت بے حد قیمتی ہے ۔ کاش ! ہمیں ایک ایک سانس کی قدر نصیب ہو جائے کہ کہیں کوئی سانس بے فائدہ نہ گزر جائے اور کل بروزِ قیامت زندگی کا خزانہ نیکیوں سے خالی پا کر اَشکِ ندامت (یعنی شرمندگی کے آنسو) نہ بہانے پڑ جائیں !

وَقت ایک تیز رفتار گاڑی کی طرح فَرّاٹے بھرتا ہوا جا رہا ہے نہ رو کے رُکتا ہے نہ پکڑنے سے ہاتھ آتا ہے، جو سانس ایک بار لے لیا وہ پلٹ کر نہیں آتا۔

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں
سدا عیشِ دوراں دِکھاتا نہیں

**صد** کروڑ کاش! ایک ایک لمحے کا حساب کرنے کی عادت پڑ جائے کہ کہاں بسر ہو رہا ہے، زہے مقدّر! زندگی کا ایک ایک لمحہ مفید کاموں ہی میں صَرف ہو۔ بَروزِ قِیامت اوقات کو فُضول باتوں، خوش گپیّوں میں گزرا ہوا پا کر کہیں کفِ افسوس مَلتے نہ رہ جائیں! **آہ! اے کمزور و ناتواں مَدَنی مُنّو اور مُنّیو!** قِیامت کے اُس کڑے وَقت سے اپنے دِل کو ڈرائیے اور ہر وَقت اپنے تمام اَعضائے بدَن کو گناہوں کی مُصیبَت سے باز رکھنے کی کوشِش فرمائیے۔

## جنّت میں دَرَخت لگوائیے!

**وَقت** کی اَہَمِّیَّت کا اس بات سے اندازہ لگائیے کہ اگر آپ چاہیں تو اِس دنیا میں رہتے ہوئے صِرف ایک سیکنڈ میں جنّت کے اندر ایک دَرَخت لگوا سکتے ہیں اور جنّت میں دَرَخت لگوانے کا طریقہ بھی نہایت ہی آسان ہے چُنانچِہ ایک حدیثِ پاک کے مطابِق ان چاروں کلمات میں سے جو بھی کلمہ کہیں جنّت میں ایک

دَرَخت لگا دیا جائے گا۔ وہ کلمات یہ ہیں:

﴿1﴾ سُبْحٰنَ اللّٰہ ﴿2﴾ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ﴿3﴾ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ﴿4﴾ اَللّٰہُ اَکْبَر

(سُنَن ابن ماجه ج٤ ص٢٥٢ حديث ٣٨٠٧ دارالمعرفة بيروت)

## آسان کام

**دیکھا** آپ نے! جنّت میں دَرَخت لگوانا کس قدَر آسان ہے! اگر بیان کردہ چاروں کَلِمات میں سے ایک کَلِمہ کہیں تو ایک اور اگر چاروں کہہ لیں گے تو جنّت میں 4 دَرَخت لگ جائیں گے۔ اب آپ ہی غور فرمایئے کہ وقت کتنا قیمتی ہے کہ زَبان کو معمولی سی حَرَکت دینے سے جنّت میں دَرخت لگ جاتے ہیں تو اے کاش! فالتو باتوں کی جگہ سبحٰنَ اللّٰہ سبحٰنَ اللّٰہ کا وِرْد کر کے ہم جنّت میں بے شُمار دَرَخت لگوالیا کریں۔

## اپنا جَدْوَل بنا لیجئے

**کوشش** کیجئے کہ صبح اُٹھنے کے بعد سے لیکر رات سونے تک سارے کاموں کے اوقات مقرّر ہوں مَثَلاً اتنے بجے تَہَجُّد، علمی مشاغل، مسجد میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت نمازِ فجر (اسی طرح دیگر نمازیں بھی) اشراق، چاشت، ناشتہ، مدرسے میں پڑھائی، دوپہر کا کھانا، گھریلو معاملات، شام کے مشاغِل، اچھی صحبت،

(اگر یہ مُیَسَّر نہ ہو تو تنہائی اس سے کہیں بہتر ہے)، اسلامی بھائیوں سے دینی ضروریات کے تحت ملاقات، وغیرہ کے اوقات مقرّر کر لئے جائیں۔ جو اس کے عادی نہیں ہیں ان کیلئے ہو سکتا ہے شروع میں کچھ دُشواری پیش آئے۔ پھر جب عادت پڑ جائے گی تو اس کی بَرَکتیں بھی خود ہی ظاہر ہو جائیں گی۔ اِنْ شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

دن لھو[1] میں کھونا تُجھے شب صُبح تک سونا تجھے
شرمِ نبی خوفِ خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
رِزقِ خدا کھایا کیا فرمانِ حق ٹالا کیا
شکرِ کرم ترسِ جزا[2] یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(حدائق بخشش) (ماخوذ از انمول ہیرے مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## ﴿3﴾ چھوٹی مصیبت نے بڑی مصیبت سے بچالیا

ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا لُقمان حکیم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنے بیٹے کو (نصیحت کرتے ہوئے) فرمایا: ''پیارے بیٹے! جب بھی تجھے کوئی مصیبت پہنچے تو تُو اسے اپنے حق میں بہتر جان اور یہ بات دِل میں بٹھالے کہ میرے لئے اِسی میں بھلائی ہے۔''

مدینہ

[1]: فالتو کام [2]: انجام کا خوف

بیٹے نے عرض کی: ''یہ بات میرے بس میں نہیں کہ میں ہر مصیبت کو اپنے لئے بہتر سمجھوں ، میرا یقین ابھی اتنا پُختہ نہیں ہوا۔'' حضرتِ سیِّدُ نا لقمان حکیم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: ''اے میرے بیٹے ! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دنیا میں وقتاً فوقتاً انبیاءِ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام بھیجے، ہمارے زمانے میں بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے نبی علیہ السلام کو بھیجا ہے آؤ، ہم اُس سے فیضیاب ہونے چلتے ہیں، ان کی باتیں سن کر تیرے یقین کو تقویت (یعنی مضبوطی) حاصل ہوگی۔'' چُنانچِہ سامانِ سفر لیا، اور خچروں پر سوار ہو کر دونوں روانہ ہو گئے ۔ دورانِ سفر ایک ویران جنگل میں دوپہر ہوگئی ،شدید گرمی تھی اور لُو بھی چل رہی تھی ، ایسے میں پانی اور کھانا وغیرہ بھی ختم ہو چکا تھا ، خچر بھی تھکن اور پیاس کی شدت سے ہانپنے لگے،حضرتِ سیِّدُ نا لقمان علیہ رحمۃ المنان اور آپ کا بیٹا خچروں سے اُتر کر پیدل ہی چل پڑے، بَہُت دُور ایک سایہ اور دھواں سا نظر آیا، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ آبادی کا گمان کر کے اُسی طرف بڑھنے لگے۔راستے میں آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے بیٹے کو ٹھوکر لگی اور پاؤں میں ایک ہڈّی اس طرح گُھسی کہ تلوے سے پار ہو کر ظاہِرِ قدم تک نکل آئی اور وہ درد کی شدت سے بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا۔شفقت کے سبب روتے ہوئے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنے دانتوں سے کھینچ کر ہڈّی نکالی۔ اپنے مبارَک عمامے سے کچھ کپڑا اپھاڑا اور زخم پر باندھ دیا۔حضرتِ سیِّدُ نا لقمان

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے آنسو جب بیٹے کے چہرے پر گرے تو اُسے ہوش آ گیا، کہنے لگا: ''ابّا جان! آپ تو فرما رہے تھے کہ **ہر مصیبت میں بھلائی ہے** لیکن اب رونے کیوں لگے؟'' فرمایا: پیارے بیٹے باپ کا اپنی اولاد کے دکھ درد کی وجہ سے غمگین ہو جانا اور رو پڑنا ایک فطری عمل ہے، باقی رہی یہ بات کہ اس مصیبت میں تمہارے لئے کیا بھلائی ہے؟ تو ہو سکتا ہے اس **چھوٹی مصیبت** میں مبتلا کر کے تجھ سے کوئی بہت **بڑی مصیبت** دور کر دی گئی ہو۔ جواب سن کر بیٹا خاموش ہو گیا۔ پھر حضرت سیِّدُنا لقمان علیہ رحمۃ المنان نے سامنے نظر کی تو اب وہاں نہ تو دھواں تھا اور نہ ہی سایہ وغیرہ۔ **چِتُکَبرے** گھوڑے (یعنی سفید و سیاہ رنگ کے گھوڑے) پر سوار ایک شخص بڑی تیزی سے بڑھا چلا آ رہا ہے، وہ سوار قریب آ کر اچانک نظروں سے اوجھل ہو گیا! اور آواز آنے لگی: میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے حکم فرمایا: میں فُلاں شہر اور اس کے باشندوں کو زمین میں **دھنسا** دوں۔ مجھے خبر دی گئی کہ آپ دونوں بھی اُسی شہر ہی کی طرف آ رہے ہیں تو میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کی کہ وہ آپ کو اُس شہر سے دور رکھے۔ لہٰذا اُس نے یوں امتحان میں ڈالا کہ آپ کے بیٹے کے پاؤں میں ہڈّی چُبھ گئی اور اس طرح آپ دونوں **اِس چھوٹی مصیبت کی وجہ سے ایک بہت بڑی مصیبت** (یعنی اس عذاب والے شہر کی زمین میں دھنسنے) سے **بچ گئے**۔''

**پھر** حضرت ِ سیِّدُ نا جبرئیل علیہ السلام نے اپنا مبارک ہاتھ اس بیٹے کے زخمی پاؤں پر پھیرا تو زخم فوراً **ٹھیک** ہو گیا۔ پھر کھانے اور پانی کے خالی شدہ برتنوں پر ہاتھ پھیرا تو وہ دونوں **کھانے** اور **پانی** سے بھر گئے۔ اس کے بعد حضرت ِ سیِّدُ نا جبرئیل علیہ السلام نے دونوں باپ بیٹے کو سامان اور سواریوں سمیت اٹھالیا اور آن کی آن میں یہ اپنے گھر میں موجود تھے حالانکہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا گھر اُس جنگل سے کافی دن کی مَسافت پر تھا۔ (عیون الحکایات ، ص۱۰۹ )

**اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علٰی محمَّد

**مدنی مُنّو !** اس حکایت سے معلوم ہوا کہ ہمیں ہر حال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پر راضی رہنا چاہیے۔ رب عَزَّوَجَلَّ کی حکمت کو سمجھنے سے ہم قاصِر ہیں، اُس کے ہر ہر کام میں حکمت ہوتی ہے کسی کو **مصیبت** میں مبتلا کرنا بھی حکمت تو کسی کو بے طلب **مصیبت** سے بچالینا بھی حکمت۔

یاالٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل، شہِ مشکل کشا کا ساتھ ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علٰی محمَّد

## ﴿4﴾ سب سے پہلے اِسلام قُبول کرنے والا مدنی منّا

جب سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنے نبی ہونے کا اِظہار فرمایا تو عورتوں میں سب سے پہلے اُمُّ المؤمنین حضرت خَدِیجہ رضی اللہ تعالٰی عنہا آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم پر ایمان لائیں۔ کچھ دن بعد امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالٰی عنہ جو رشتے میں نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کے چچازاد بھائی بھی تھے (اس وقت آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی عمر تقریباً 10 سال تھی)، ان کے یہاں آئے تو تاجدارِ رِسالت، ماہِ نُبوَّت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اورام المؤمنین حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کو نماز پڑھتے دیکھا۔ جب نماز ادا کر چکے تو عرض کی: ''یہ کیا ہے؟'' رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نے اِنفرادی کوشش[1] کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: ''یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا وہ دین ہے جو اس نے اپنے لئے چنا اور اسے پھیلانے کے لئے اپنے رسول بھیجے، میں تمہیں اللہ اور اس کی عبادت کی طرف بلاتا ہوں اور لات[2] و عُزّٰی[3] کا اِنکار کرنے کا کہتا ہوں۔'' حضرتِ سیِّدُنا

---

[1]: ہر ایک کو الگ سے نیکی کی دعوت دینے (یعنی اسے سمجھانے) کو ''انفرادی کوشش'' کہتے ہیں۔

[2]: تین مشہور اور بڑے بتوں میں سے ایک بت کا نام ہے جو عرب شریف کے شہر طائف میں تھا اور قبیلہ بنی ثقیف اس کی عبادت کرتا تھا۔ (الروض الانف، ج۱، ص۱۷۴)

[3]: یہ نخلہ کے مقام پر ایک بت تھا جسے مُشرِکینِ عرب پوجتے تھے (الروض الانف، ج۱، ص۱۷۴)

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: ''یہ بات تو میں نے آج سے پہلے کبھی نہیں سنی اس لئے میں اپنے والد سے مشورہ کئے بغیر کوئی فیصلہ نہیں کرسکتا۔'' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فی الحال اس راز کا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد پر ظاہر ہوجانا پسند نہ فرمایا اور ارشاد فرمایا ''اے علی! اگر تم **اسلام** قبول نہیں کر رہے تو خاموش رہنا۔'' مگر اسی رات اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل میں اسلام کی محبت ڈال دی۔ چنانچہ صبح ہوتے ہی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کی: ''آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مجھ پر کیا پیش فرمایا تھا؟'' رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ''**تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور لات وعُزّٰی کا انکار کردو اور اللہ تعالیٰ کا مثل ماننے سے بَرِی ہو جاؤ۔**'' حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان باتوں کو مانتے ہوئے اسلام قبول کرلیا۔ (اسد الغابہ، باب العین و اللام، ج ٤، ص ١٠١)

**اللہ عزّوجلّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

اٰمین بِجاہِ النَّبیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

**مَدَنی مُنّو!** حضرتِ سَیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی

**حکایت** میں آپ نے دیکھا کہ مَدَنی مُنّے پر **اِنفرادی کوشش** کر کے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے کس طرح اُن کا مدنی ذہن بنایا اور شیرِ خدا حضرتِ سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول کرلیا۔ یقیناً نیکی کی دعوت کے کام میں **اِنفرادی کوشش** کو بڑا عمل دَخل ہے، ہمارے میٹھے میٹھے آقا، مدینے والے مصطَفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نیز سب کے سب اَنبیاءِ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے **نیکی کی دعوت** کے کام میں **اِنفرادی کوشش** فرمائی ہے۔ مَدَنی منّو! آپ بھی **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی کاموں کے لئے انفرادی کوشش کیجئے اور ثواب کا خزانہ اکٹھا کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

## ﴿5﴾ مَدَنی مُنّے کا جوشِ ایمانی

**رات** کا پچھلا پہر تھا، سارے کا سارا مدینہ نُور میں ڈوبا ہوا تھا۔ **اہلِ مدینہ** رحمت کی چادر اوڑھے مَحوِ خواب تھے، اتنے میں مُؤَذِّنِ رسول حضرتِ سیِّدُنا بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پُرکیف صدا مدینۂ منوَّرہ کی گلیوں میں گونج اٹھی: ''آج نمازِ فجر کے بعد مجاہِدین کی فوج ایک عظیم مُہم پر روانہ ہورہی ہے۔ مدینۂ منوَّرہ کی مقدّس بیبیاں اپنے شہزادوں کو جنَّت کا دولھا بنا کر فوراً دربارِ رسالت میں حاضِر ہوجائیں۔''

**ایک** بیوہ صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے **چھ سالہ** یتیم شہزادے کو پہلو میں لٹائے سورہی تھیں۔ حضرتِ سیِّدُنا **بلال** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اعلان سن کر چونک پڑیں! دل کا زخم ہَرا ہوگیا، یتیم بچّے کے والِدِ گرامی گُزَشتہ برس **غزوۂ بدر** میں شہید ہوچکے تھے۔ ایک بار پھر شَجَرِ اسلام کی آبیاری کیلئے خون کی ضَرورت درپیش تھی مگران کے پاس **چھ سالہ مَدَنی مُنّے** کے علاوہ کوئی اور نہ تھا۔ سینے میں تھما ہوا طوفان آنکھوں کے ذَرِیعے اُمنڈ آیا۔ آہوں اور سسکیوں کی آواز سے **مَدَنی مُنّے** کی آنکھ کُھل گئی، ماں کو روتا دیکھ کر بیقرار ہوکر کہنے لگا: ماں! کیوں روتی ہو؟ ماں **مَدَنی مُنّے** کو اپنے دل کا درد کس طرح سمجھاتی! اس کے رونے کی آواز مزید تیز ہوگئی۔ ماں کی گِریہ وزاری کے تَــأَثُّر سے **مَدَنی مُنّا** بھی رونے لگ گیا۔ ماں نے **مَدَنی مُنّے** کو بہلانا شروع کیا، مگر وہ ماں کا درد جاننے کیلئے بَضِد تھا۔ آخِر کار ماں نے اپنے جذبات پر بکوشِش تمام قابو پاتے ہوئے کہا: بیٹا! ابھی ابھی حضرتِ سیِّدُنا **بلال** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِعلان کیا ہے، ”مجاہِدین کی فوج میدان جنگ کی طرف روانہ ہورہی ہے۔ **آقائے نامدار** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے جاں نثار طلب فرمائے ہیں۔ کتنی خوش قسمت ہیں وہ مائیں جو آج اپنے نوجوان شہزادوں کا نذرانہ لئے دربارِ رسالت میں حاضِر ہوکر

اشکبار آنکھوں سے التجائیں کررہی ہوں گی: **یارسولَ اللّٰہ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم**!** ہم اپنے جگر پارے آپ کے قدموں پر نثار کرنے کیلئے لائی ہیں، **آقا!** ہمارے ارمانوں کی حقیر قربانیاں قَبول فرمالیجئے، **سرکار!** عمر بھر کی محنت وُصُول ہوجائے گی۔" اتنا کہہ کر ماں ایکبار پھر رونے لگی اور بَھرّائی ہوئی آواز میں کہا: **کاش!** میری گود میں بھی کوئی جوان بیٹا ہوتا اور میں بھی اپنا نذرانۂ شوق لیکر **آقا** کی بارگاہ میں حاضِر ہوجاتی۔ مَدَنی مُنّا ماں کو پھر روتا دیکھ کر مچل گیا اور اپنی ماں کو چُپ کرواتے ہوئے **جوشِ ایمانی** کے جذبے کے ساتھ کہنے لگا: میری پیاری ماں! مَت رو، مجھی کو پیش کردینا۔ ماں بولی: **بیٹا!** تم ابھی کمسن ہو، میدانِ جنگ میں دشمنانِ خونخوار سے پالا پڑتا ہے، تم تلوار کی کاٹ برداشت نہیں کرسکو گے۔ **مَدَنی مُنّے** کی ضد کے سامنے بِالآخر ماں کو ہتھیار ڈالنے ہی پڑے۔ نَمازِ فجر کے بعد مسجدِ نبوی شریف کے باہَر میدان میں مُجاہِدین کا ہُجوم ہوگیا۔ ان سے فارِغ ہوکر **سرکارِ مدینہ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم واپَس تشریف لا ہی رہے تھے کہ ایک پردہ پوش خاتون پر نظر پڑی جو اپنے چھ سالہ **مَدَنی مُنّے** کو لئے ایک طرف کھڑی تھی۔ نبی اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے **حضرتِ سیِّدُنا بلال** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آمد کا سبب دریافت کرنے کیلئے بھیجا۔ سیِّدُنا

**بلال** رضی اللہ تعالٰی عنہ نے قریب جا کر نگاہیں جھکائے آنے کی وجہ دریافت کی۔ خاتون نے بھرّ ائی ہوئی آواز میں جواب دیا: آج رات کے پچھلے پہر آپ اِعلان کرتے ہوئے میرے غریب خانے کے قریب سے گزرے تھے، اِعلان سُن کر میرا دل تڑپ اُٹھا۔ آہ! میرے گھر میں کوئی نوجوان نہیں تھا جس کا نذرانۂ شوق لیکر حاضِر ہوتی فَقَط میری گود میں یِہی ایک **چھ سالہ یتیم بچّہ** ہے جس کے والِد گُزَشتہ سال **غزوۂ بدر** میں جامِ شہادت نوش کر چکے ہیں میری زندگی بھر کی پونجی یِہی ایک بچّہ ہے، جسے **سرکارِ عالی وقار** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قدموں پر نثار کرنے کیلئے لائی ہوں۔ **حضرتِ سیِّدُنا بلال** رضی اللہ تعالٰی عنہ نے پیار سے **مَدَنی مُنّے** کو گود میں اُٹھا لیا اور بارگاہِ رسالت میں پیش کرتے ہوئے سارا ماجرا عرض کیا۔ **سرکار** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے **مَدَنی مُنّے** پر بہُت شفقت فرمائی۔ مگر کمسِنی کے سبب میدانِ جہاد میں جانے کی اجازت نہ دی۔

(ماخوذاز زلف و زنجیر ص۲۲۲ شبیر برادرز مرکز الاولیاء لاہور)

**اللہ** عزّوجلّ **کی اُن پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

اٰمین بِجاہِ النَّبیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

## دنیا کیلئے تو وقت ہے مگر ...

**مَدَنی مُنّو !** دیکھا آپ نے مَدَنی مُنّے کا **جوشِ ایمانی** ! اَللہ اَللہ ! اَللہ اَللہ ! پہلے کی مائیں **اللہ و رسول** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور دینِ اسلام سے کس قدَر والہانہ مَحَبَّت کرتی تھیں ۔ جو لوگ اپنے جگر پاروں کو بے وفا دنیا کی دولت کے حُصُول کی خاطِر اپنے شہر سے دوسرے شہر بلکہ دوسرے ملک تک میں اور وہ بھی برسوں کیلئے بھیجنے کیلئے تیّار ہو جاتے ہیں مگر اپنے ہی شہر میں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں تھوڑی دیر کیلئے بھی جانے سے روک دیتے ہیں، سنّتوں کی تربیّت کی خاطِر مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ چند روز سفر کرنے سے منع کرتے ہیں، ان کو اس **ایمان افروز حِکایت** سے درسِ عبرت حاصل کرنا چاہئے۔ **آہ!** ہم تھوڑے سے وقت کی قربانی دینے سے بھی کتراتے ہیں اور ہمارے اَسلاف اپنا جان و مال سب کچھ **راہِ خدا** عَزَّوَجَلَّ میں قربان کرنے کیلئے ہر پَل تیّار رہتے تھے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

# ﴿7﴾ مدنی منّے کا رونا کام آگیا !

مشہور صَحابی حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابی وقّاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چھوٹے بھائی حضرت سیِّدُنا عُمَیر بن ابی وقّاص رضی اللہ تعالیٰ عنہُ جو ابھی نَوعُمر ہی تھے غَزوۂ بدر کے موقع پر فوج کی تیّاری کے وقت اِدھراُدھر چھپتے پھر رہے تھے۔حضرت سیِّدُنا سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں نے تَعَجُّب سے پوچھا، کیوں چھپتے پھر رہے ہو؟ کہنے لگے، کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھے سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہ وَالہٖ وَسلَّم دیکھ لیں اور بچہ سمجھ کر جِہاد پر جانے سے منع فرمادیں۔ بھیّا! مجھے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں لڑنے کا بڑا شوق ہے۔ کاش! مجھے شہادت نصیب ہوجائے۔ آخر کار سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہ وَالہٖ وَسلَّم کی توجُّہ میں آہی گئے اور ان کو کم عُمری کی وجہ سے منع فرمادیا۔ حضرتِ سیِّدُنا عُمَیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ غلبۂ شوق کے سبب رونے لگے ان کا آرزوئے شہادت میں **رونا کام آگیا** اور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہ وَالہٖ وَسلَّم نے اجازت مرحمت فرمادی۔ جنگ میں شریک ہوگئے اور دوسری آرزو بھی پوری ہوگئی کہ اُسی جنگ میں شہادت کی سعادت بھی نصیب ہوگئی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے بڑے بھائی حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میرے بھائی عُمَیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ چھوٹے تھے اور تلوار بڑی تھی لہٰذا میں اسکی حمائل (یعنی تلوار رکھنے کی جگہ) کے تسموں میں

گِر ہیں لگا کر اونچی کرتا تھا۔(الاصابہ ج ٤ ص ٦٠٣ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

**اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلٰی محمَّد

**مدنی منّو** ! دیکھا آپ نے ! بچّہ ہو یا بڑا راہ خدا عَزَّوَجَلَّ میں جان قربان کرنا ہی ان کی زندگی کا مقصد تھا۔لہٰذا کامیابی خود آگے بڑھ کر ان کے قدم چومتی تھی۔حضرتِ سیِّدُنا عُمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جذبۂ جہاد اورشوقِ شہادت آپ نے ملاحظہ فرمایا اور بڑے بھائی سیِّدُنا سعد ابن ابی وقّاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تعاوُن کے بارے میں بھی آپ نے سنا۔بیشک آج بھی بڑا بھائی اپنے چھوٹے بھائی کا اور باپ اپنے بیٹے کا تعاوُن کرتا ہے مگرصرف دُنیوی مُعاملات میں اورفقط دُنیوی مستقبِل کو روشن کرنے کی غرض سے۔افسوس! ہمارے پیشِ نظرصرف دنیا کی چندروزہ زندگی ہے جبکہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کی نگاہوں میں آخرت کی زندگی کی بہار تھی۔ہم دُنیوی آسائشوں پر نثار ہیں اور وہ اُخروی راحتوں کے طلبگار تھے۔ہم دنیا کی خاطِر ہرطرح کی مصیبتیں جھیلنے کیلئے تیّار رہتے ہیں اوروہ آخرت کی سُرخروئی کی آرزو میں ہرطرح کی راحتِ دنیا کو ٹھوکر مار کر سخت مصائب وآلام اورخون آشام

تلواروں تلے بھی مسکراتے رہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

## ﴾8﴿ نابینا مَدَنی منے کی بینائی لَوٹ آئی

امام محمد بن اسماعیل بخاری علیہ رحمۃ الباری بچپن میں **نابینا** ہو گئے تھے، اُس وقت کے مشہور ڈاکٹروں سے علاج کروایا گیا لیکن ان کی آنکھوں کی روشنی واپس نہ آسکی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ اللہ تعالیٰ کی بہت زیادہ **عبادت** کیا کرتی تھیں، انہوں نے رو رو کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا مانگی ''یا اللہ عزّوجل! میرے بیٹے کی آنکھیں روشن کر دے'' ایک رات انہیں خواب میں اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زیارت ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تمہارے رونے اور کثرت سے دعا مانگنے کے سبب تمہارے بیٹے کی آنکھیں روشن کر دی ہیں۔ صبح جب امام بخاری علیہ رحمۃ الباری بستر سے اٹھے تو ان کی آنکھیں **روشن** ہو چکی تھیں۔ (اشعة اللمعات، ج ۱، ص ۱۰)

**اللہ عزّوجلّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

**مَدَنی مُنّو!** ہمیں بھی اپنے والدین کی خوب خدمت کر کے ان کی دعائیں لینی چاہئیں۔

## ﴿9﴾ ماں کی نصیحت ماننے کا صِلہ

**سرکارِ** بغداد، حضورِ غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ''میں علم دین حاصل کرنے کے لئے جیلان سے بغداد قافلے کے ساتھ روانہ ہوا، جب ہمدان سے آگے پہنچے تو ساٹھ (60) ڈاکو قافلے پر ٹوٹ پڑے اور سارا قافلہ لوٹ لیا لیکن کسی نے مجھے کچھ نہ کہا، ایک ڈاکو میرے پاس آ کر پوچھنے لگا: اے لڑکے! تمہارے پاس بھی کچھ ہے؟ میں نے جواب میں کہا، ہاں۔ ڈاکو نے کہا: کیا ہے؟ میں نے کہا ''چالیس سونے کے سکے۔'' اس نے پوچھا: کہاں ہیں؟ میں نے کہا: ''قمیض کے اندر۔'' ڈاکو اس بات کو **مذاق** سمجھتا ہوا چلا گیا، اس کے بعد دوسرا ڈاکو آیا اور اس نے بھی اسی طرح کے سوالات کئے اور میں نے یہی جوابات اس کو بھی دیئے اور وہ بھی اِسی طرح مذاق سمجھتے ہوئے چلتا بنا۔ جب سب ڈاکو اپنے **سردار** کے پاس جمع ہوئے اور انہوں نے اپنے سردار کو میرے بارے میں بتایا تو مجھے وہاں بلا لیا گیا، وہ **مال** تقسیم کرنے میں مصروف تھے۔ ڈاکوؤں کا سردار مجھ سے کہنے لگا: تمہارے پاس کیا

ہے؟ میں نے کہا: چالیس سونے کے **سکے** ہیں، سردار نے ڈاکوؤں کو حکم دیتے ہوئے کہا: اس کی تلاشی لو۔ تلاشی لینے پر جب سونے کے سکے نکلے تو اس نے حیران ہو کر سوال کیا ''تمہیں سچ بولنے پر کس چیز نے آمادہ کیا؟'' میں نے کہا: والدہ ماجدہ کی **نصیحت** نے۔ سردار بولا: وہ نصیحت کیا ہے؟ میں نے کہا: '' میری والدہ محترمہ نے مجھے ہمیشہ **سچ** بولنے کی تاکید فرمائی تھی اور میں نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ سچ بولوں گا۔'' یہ سن کر ڈاکوؤں کا سردار **رو** کر کہنے لگا: اس بچے نے اپنی ماں سے کیا ہوا وعدہ نہیں توڑا اور میں نے ساری عمر اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے کئے ہوئے **وعدہ** کے خلاف گزار دی ہے! اسی وقت سردار اور اس کے ساٹھ (60) ڈاکوؤں نے **توبہ** کی اور قافلے کا لوٹا ہوا مال واپس کر دیا۔'' (بهجة الاسرار، ذکر طریقه رحمة الله تعالیٰ علیه، ص ۱۶۸)

**اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

**مَدَنی مُنّو !** دیکھا آپ نے کہ ماں کا حکم ماننے اور سچ بولنے کی برکت سے نہ صرف کمسِن مسافر (یعنی غوثِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ) کی رقم محفوظ رہی بلکہ لوگوں

کا مال لُوٹنے والے ڈاکو آپ کے ہاتھ پر توبہ کر کے نیک بن گئے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ماں باپ کا ہر وہ حکم فوراً مان لیا کریں جو شریعت سے نہ ٹکراتا ہو اور سچ بولنا اپنی عادت بنالیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب !          صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

## ﴿10﴾ کَمسِن مُبلّغ کی انفرادی کوشش

**ایک** اُستاذ صاحب مَدْرسے میں حسبِ معمول بچوں کو **سبق** پڑھا رہے تھے جن میں عِلمی گھرانے سے تَعَلُّق رکھنے والا ایک **مَدَنی مُنّا** بھی شامل تھا۔ اس کی ہر ہر ادا میں **وَقار** اور سلیقہ تھا۔ اس کے دل کی نُورانیت چہرے سے ظاہر ہو رہی تھی۔ سُرمگیں چمکتی ہوئی آنکھیں اسکی **ذَہانت وفَطَانت** کی خبر دے رہی تھیں۔ وہ بڑی تَوَجُّہ سے اپنا سبق پڑھ رہا تھا۔ اتنے میں ایک بچے نے آکر سلام کیا۔ اُستاذ صاحب کے منہ سے نکل گیا: ''جیتے رہو'' یہ سُن کر مَدَنی مُنّا چونکا اور کچھ یوں عرض کی: ''اُستاذِ محترم! سلام کے جواب میں تو **وَعَلَیۡکُمُ السَّلام** کہنا چاہیئے!'' اُستاذ صاحب **کَمسِن مُبلِّغ** کی زبان سے اِصلاحی جملہ سن کر ناراض نہ ہوئے بلکہ **خیرخواہی** کرنے پر

خوشی کا اِظہار فرمایا اور اپنے اس ہونہار شاگرد کو ڈھیروں دعائیں دی۔

(ملخصاً حیاتِ اعلیٰ حضرت، ج۱، ص۶۳)

**اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

# بریلی کا کمسِن مُبَلّغ

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** آپ جانتے ہیں وہ **کمسِن مبلغ** کون تھا؟ وہ چودھویں صدی ہجری کے مجدّدِ دین وملت، اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، حضرتِ علّامہ مولٰینا امام **احمد رَضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی **وِلادت** باسعادت بریلی شریف (ہند) کے مَحلّہ جسولی میں ۱۰ شوّال 1272ھ بروز ہفتہ بوقتِ ظہر مطابق 14 جون 1856ء کو ہوئی۔ **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے صرف تیرہ سال دس ماہ چار دن کی عمر میں مَدارِس اسلامیہ میں رائج تمام عُلُوم کی تکمیل اپنے والدِ ماجد حضرت مولانا **نقی علی خان** علیہ رحمۃ المنّان سے کر کے سَنَدِ فراغت حاصل کرلی۔ اُسی دن آپ نے ایک سُوال کے جواب میں **پہلا فتویٰ** (یعنی شرعی حُکم) تحریر فرمایا تھا۔ فتویٰ صحیح پا کر آپ کے والدِ ماجد نے مَسندِ اِفتاء آپ کے سپرد کردی اور

آخر وقت تک فتاوٰی تحریر فرماتے رہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **55** سے زائد **عُلُوم** پر عُبُور رکھنے والے ایسے **ماہر عالم** تھے کہ درجنوں علوم پر آپ کی **سینکڑوں تصانیف** موجود ہیں، ہر تصنیف میں آپ کی **علمی وجاہت، فقہی مَہارت** اور **تحقیقی بصیرت** کے جلوے دکھائی دیتے ہیں، بالخصوص **فتاوٰی رضویہ** تو اپنی مثال آپ ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قرآنِ مجید کا ترجَمہ کیا جو اُردو کے موجودہ تراجم میں سب پر فائق ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ترجَمہ کا نام ''**کنزُ الایمان**'' ہے۔ جس پر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفہ مولانا سیِّد **نعیم الدین مُرادآبادی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حاشیہ **خزائن العِرفان** لکھا ہے۔ **۲۵ صفر 1340ھ** بمطابق **1921ء** کو **جُمُعَةُ الْمبارَك** کے دن ہندوستان کے وقت کے مطابق 2 بج کر 38 منٹ پر، عین اذان کے وقت اِدھر مُؤَذِّن نے حَیَّ عَلَی الْفَلاح کہا اور اُدھر اِمامِ اَہلسُنَّت، حضرتِ علّامہ مولٰینا **امام اَحمد رَضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن نے وصال فرمایا۔ **آپ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا **مزارِ پُر اَنوار** بریلی شریف (ہند) میں آج بھی زیارت گاہِ خاص وعام بنا ہوا ہے۔

ڈال دی قلب میں عظمتِ مصطفٰے

سیِّدی اعلیٰ حضرت پر لاکھوں سلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

## ﴿11﴾ بابُ المدینہ (کراچی) کا خوفِ خدا رکھنے والا مدنی منا

**ایک** مرتبہ دورانِ گفتگو شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے ترغیب کے لئے ارشاد فرمایا: ''جب میں چھوٹا تھا تقریباً ناسمجھ! غربت اور یتیمی کا دور تھا۔ حصولِ معاش کے لئے بھنے ہوئے چنے اور مونگ پھلیاں **چھیلنے** کے لئے گھر میں لائی جاتی تھیں۔ ایک سیر چنے چھیلنے پر چار آنے اور ایک سیر مونگ پھلیاں چھیلنے پر ایک آنہ **مزدوری** ملتی۔ ہم سب گھر والے مل کر اسے چھیلتے۔ میں ناسمجھی کے باعث کبھی کبھار چند دانے منہ میں ڈال لیتا اور پھر پریشان ہو کر والدہ محترمہ سے عرض کرتا کہ **ماں! مونگ پھلی والے سے معاف کرا لینا**۔ والدہ محترمہ سیٹھ سے فرماتیں کہ بچے دو دانے منہ میں ڈال لیتے ہیں وہ کہہ دیتا، کوئی بات نہیں۔ میں پھر بھی سوچتا کہ میں نے تو دو دانے سے زیادہ کھائے ہیں مگر ماں نے صرف دو ہی دانے معاف کروائے ہیں! بعد میں جب شعور آیا تو پتا چلا کہ **دو دانے** محاورہ ہے اور اس سے مراد تھوڑے دانے ہی ہیں اور میں کبھی **تھوڑے دانے** کھا لیتا تھا۔ (امیر اہلسنت کی احتیاطیں، ص۲۶)

**اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

**مَدَنی مُنّو!** دیکھا آپ نے کہ چھوٹی سی عمر میں **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کیسی مَدَنی سوچ رکھتے تھے۔ ہمیں بھی چاہیئے کہ کسی کی چیز بغیر اجازت نہ کھائیں۔ بعض بچے ٹھیلے والے کی نظروں سے بچا کر ٹھیلے سے چیزیں چرا کر کھا لیتے ہیں، لوگوں کے گھروں کے صحن میں لگے درختوں سے پھل توڑ کر کھا لیتے ہیں، اسی طرح کئی طریقوں سے دوسروں کی چیز بلا اجازت کھا پی لیتے ہیں اور اسے کوئی برائی بھی نہیں سمجھتے۔ حالانکہ ایسا کرنے سے بندوں کے حقوق تلف (یعنی ضائع) ہوتے ہیں جس کا قیامت کے دن **حساب** دینا پڑے گا اور جب تک وہ مسلمان ہمیں معاف نہیں کرے گا ہماری جان نہیں چھوٹے گی۔ اس لئے اگر کبھی ایسی غلطی ہو بھی جائے تو **معافی** مانگنے میں دیر نہیں کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں پرہیزگار بننے کی توفیق عطا فرمائے، آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلٰی محمَّد

## آپ بھی مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوجایئے

**مَدَنی مُنّو!** خربوزہ کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے، تِل کو گلاب کے پھول میں رکھ دو تو اُس کی صُحبت میں رَہ کر گلابی ہوجاتا ہے۔ اِسی طرح تبلیغِ قرآن و

سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو کر عاشِقانِ رسول کی صُحبت میں رہنے والا **اللّٰہ** اوراس کے رسول عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی مہربانی سے بے وقعت پتّھر بھی **انمول ہیرا** بن جاتا، خوب جگمگاتا اور ایسی شان سے دُنیا سے جاتا ہے کہ دیکھنے سننے والا اس پر رَشک کرتا اور جینے کے بجائے ایسی موت کی آرزو کرنے لگتا ہے۔آپ بھی تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوجائیے۔اپنے شہر میں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اِجتماع** اور **مَدَنی قافلوں** میں اپنے والد صاحب یا گھر کے بڑے کے ساتھ شرکت کیجئے اور شیخِ طریقت **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ **مَدَنی انعامات** پر عمل کیجئے،ان شآء اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو دونوں جہاں کی ڈھیروں بھلائیاں نصیب ہونگی۔

**مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی**

**صدقہ تجھے اے ربِّ غفّار مدینے کا**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلٰی محمَّد

# مَدَنی مشورہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت امیرِاہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطّار قادری** رَضَوی دَامَت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ دورِ حاضر کی وہ یگانۂ روزگار ہستی ہیں کہ جن سے شرفِ بیعت کی بَرَکت سے لاکھوں مسلمان گناہوں بھری زندگی سے تائب ہوکر **اللّٰہ** رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے اَحکام اوراُس کے **پیارے حبیبِ لبیب** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سُنّتوں کے مُطابِق پُرسُکون زندگی بسر کررہے ہیں۔ خیر خواہیِ مسلم کے مُقدّس جذبہ کے تحت ہمارا **مَدَنی مشورہ** ہے کہ اگر آپ ابھی تک کسی جامع شرائط پیرصاحب سے بَیعت نہیں ہوئے تو شیخِ طریقت **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے فُیُوض وبَرَکات سے **مُسْتَفِید** ہونے کے لئے ان سے **بَیعت** ہوجایئے۔ **اِنْ شَاءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ دُنیاوآخرت میں کامیابی وسرخروئی نصیب ہوگی۔

# مُرید بننے کا طریقہ

اگر آپ مُرید بننا چاہتے ہیں، تو اپنا اور جن کو **مُرید یا طالب** بنوانا چاہتے ہیں ان کا نام نیچے ترتیب وار مع ولدیت وعمر لکھ کر **عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی بابُ المدینہ** (کراچی) "**مکتب مجلس مکتوبات وتعویذاتِ عطّاریہ**" کے پتے پر روانہ فرمادیں، تو اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہیں بھی **سلسلہ قادِریہ رضویہ عطّاریہ** میں داخل کرلیا جائے گا۔ (پتا انگریزی کے کیپٹل حروف میں لکھیں)

**E.Mail : Attar@dawateislami.net**

﴿۱﴾ نام و پتا بال پین سے اور بالکل صاف لکھیں، غیر مشہور نام یا الفاظ پر لازماً اِعراب لگائیں۔ اگر تمام ناموں کیلئے ایک ہی پتا کافی ہو تو دوسرا پتا لکھنے کی حاجت نہیں۔ ﴿۲﴾ ایڈریس میں محرم یا سرپرست کا نام ضرور لکھیں ﴿۳﴾ الگ الگ مکتوبات منگوانے کیلئے جوابی لفافے ساتھ ضرور اِرسال فرمائیں۔

| نمبر شمار | نام | مرد / عورت | بن / بنت | باپ کا نام | عمر | مکمل ایڈریس |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | |

**مَدَنی مشورہ:** اس فارم کو محفوظ کرلیں اور اس کی مزید کاپیاں کروالیں۔




اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

## بچّوں کی حِکایات (حصہ 2)

# ”عِبادت گُزار مَدَنی مُنّا“

## عنقریب پیش کیا جائے گا۔